www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نوٹ: گلدستوں کو ہٹانے کی صورت میں انتشار کا بھی اندیشہ ہے۔ (حافظ محمد یحییٰ، لاہور کینٹ)

جواب: موجودہ صورت میں راجح موقف یہ ہے کہ نقش ونگار کو ختم کر کے سادہ پتھر لگائے جائیں یا اسی حالت میں پھولوں کے گلدستوں کو ہٹا دیا جائے اور حضرت عثمانؓ کا فعل محض ان کے اجتہاد پر مبنی ہے جبکہ مرفوع نص میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ دھاری دار کمبل میں نماز پڑھی تو اس کے نقش ونگار پر نگاہ پڑگئی۔ نماز سے فارغ ہوکر فرمایا: میرے اس کمبل کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ (اس کے بدلے میں) اس سے سادہ موٹا کمبل لے آؤ کیونکہ اس نے مجھے میری نماز سے غافل کردیا ہے۔ شارح بخاری حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ويستنبط منه كراهية كل ما يشغل عن الصلاة من الإصباغ والنقوش ونحوها (فتح الباری:۱/۴۸۳)

''اس حدیث سے یہ استنباط کیا گیا ہے کہ ہر وہ شے جو نماز سے توجہ پھیر دے، رنگ یا نقش و نگار وغیرہ تو اس کا استعمال ناجائز ہے۔''

پھر واضح ہو کہ اختلاف یا انتشار وہاں ہوتا ہے، جہاں اپنی مرضی ہو۔ شرعی نص کی موجودگی میں کسی مسلم کو اختلاف زیب نہیں دیتا۔ واللہ ولی التوفیق

بلند آواز میں آمین اور ایک قرآنی آیت؟

❁ **سوال**: میانوالی میں ایک حنفی عالم قاری محمد شعیب صاحب نے جمعہ پڑھایا اور قرآن کی آیت ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ سے آمین بالجہر کا ردّ کرتے ہوئے کہا کہ اہل حدیث کہتے ہیں کہ آمین سے مسجد گونج گئی۔ پہلی بات یہ ہے کہ مسجد نبوی کچی مسجد تھی، وہ کس طرح گونجتی تھی؟ دوسرے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ نبیؐ سے اپنی آواز بلند نہ کرو، ورنہ تمہارے ایمان ضائع ہوجائیں گے۔ کیا صحابہ کرامؓ نعوذ باللہ نبیؐ کے نافرمان تھے جو ایسا کرتے تھے؟ حنفی کہتے ہیں کہ آمین اگر کہیں بھی تو بس اتنی کہ ساتھ والا سن لے۔ آواز گونجنے والی روایات میں اہل حدیث جھوٹے ہیں۔ (شاہجہاں ملک)

جواب: اس آیت سے آمین بالجہر کے عدمِ جواز پر استدلال کرنا نری جہالت ہے، جملہ مفسرین اور سلف کے فہم کے خلاف تفسیر بالرائے ہے جو مذموم ہے۔

مولانا عبدالحی حنفی التعلیق المجد میں فرماتے ہیں: والإنصاف أن الجهر قوي

© rasailojaraid.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ